ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"افسانوی مجموعہ "نفسانے" کے نسائی کردار"

ڈاکٹر روح الامین(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور)

ڈاکٹر جہانزیب شعور(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی پشاور)

وقار احمد (پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور)

ABSTRACT:

"QUDRAT ULLAH SHAHAB , a well known short story writer and writer of "Shahab Nama" discussed the disgusting life faced by a women in third world countries ,in his short storie.Qudrat ullah Shahab has highlighted the role of women in his fictional collection "Nafsanay" reflecting the negative attitudes of the society,they have made these elements the subject of their stories due to which women have always been victims of violence . in the thirld world, women are considered to be merely a source of sexual satisfaction. Qudrat ullah Shahab has also depicted those members of the society who always make women victims of exploitation.like Sadat Hassan Manto ,Qudrat ullah Shahab has also witnessed the worst conditions of refugees during Pakistan inception and made a topic for his fictional writings.though Qudrat Ullah Shahab has expressed social truths by explaining women characters."

افسانوی مجموعہ "نفسانے" قدرت اللہ شہاب کا پہلا افسانوی مجموعہ ہے۔اس کا دیباچہ "لے دے" کے عنوان سے ہے۔اس دیباچے کو قدرت اللہ شہاب نے اپنے افسانوی مجموعے "ماں جی" میں بھی شامل کیا ہے۔اس افسانوی مجموعے افسانے شامل ہیں۔ان میں سے کچھ افسانے قدرت اللہ شہاب نے "ماں جی" میں بھی شامل کیے ہیں۔وہ16 میں کل افسانے درجہ ذیل ہیں۔

شلوار۔جگ جِگ۔۔آیا۔۔تلاش، دور نگا، جلترنگ، سٹینو گرافر۔

اس افسانوی مجموعہ کے جن افسانوں کے نسائی کرداروں کا اس مقالے میں جائزہ لیا جارہا ہے وہ درجہ ذیل ہیں:

"غریب خانہ" ،"کٹی ہے رات تو" ،"سب کا مالک"،"ماما" ،جال،ڈاگئ"،"تین تارے"، "پہلی تنخواہ"،"صنم پلکیت "۔

"غریب خانہ" نفسانے کا پہلا افسانہ ہے۔نفسانے کے بارے میں رفعت مالک لکھتی ہیں کہ:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"نفسانے میں شامل افسانوں میں قدرت اللہ شہاب کا اسلوب بے باک حقیقت نگاری اور صداقت

پر مبنی ہے۔

ان افسانوں میں طنز کی بھرمار ہے۔ قدرت اللہ شہاب کے متعدد افسانوں کا موضوع عورت ہی ہے۔

عورت ہر افسانے کا منفعل کردار ہے۔ قدرت اللہ

شہاب نے نفسانے کے اکثر افسانوں میں عورت

کو متنوع روپ میں پیش کیا ہے۔ کبھی وہ دکھ دیتی، کبھی دکھ سہتی، کبھی جنسی ہوس کا شکار ہوتی، کبھی

خوبصورتی کا

شاہکار ہوتی کبھی افزایش نسل کرتی، کبھی بے حسی اور خود غرضی کا روپ دھارتی غرض

قدرت اللہ شہاب کے افسانوں میں عورت کا جاندار کردار ہر

روپ میں نظر آتا ہے۔'' [1]

"غریب خانہ" نفسانے کا پہلا افسانہ ہے۔ اس افسانے کا مرکزی نسوانی کردار "کافی" ہے۔ "کافی" کی زندگی پر یہ افسانہ بُنا گیا ہے۔ کافی کا کردار اس غریب لڑکی کا کردار ہے جس نے مرد کو اتنی دفعہ ننگا دیکھا ہے کہ اسے رات کی تاریکی میں محض ننگے ہی ننگے نظر آنے لگے۔ غریب خانے کے نام پر قائم ادارے میں کھانا تو مل جاتا ہے لیکن سب مرد جسم کے بھوکے ہیں اور اس بھوک اور تشنگی کو مٹانے کے لئے "کافی" کا جسم ان مردوں کو نظر آتا ہے جس سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کافی کو مزاحمت کرنے کا بھی موقع نہیں ملتا کیونکہ وہ جب بھی مزاحمت کرنے پر اترتی ہے تو اس کو گالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ افسانے کے آغاز ہی میں "کافی" کو گالی دی جاتی ہے۔

"تو چلی جا غریب خانے" ہری بلبھ گماشتہ نے جھکی ہوئی مونچھوں کے بال مُنہ سے نکالتے ہوئے کہا۔

"یہاں سسک سسک کر کسے دکھا رہی ہے سالی؟ '' [2]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"کافی" کا باپ مزارع ہے۔وہ بھی ام گالیوں کے سننے کا عادی ہو چکا ہے۔کافی کی مجبوری کی علامت ہے۔اس کی مجبوریوں سے گاؤں کے شرفاء ناجائز فائدہ اٹھارہے ہیں۔اس افسانے کا نسوانی کردار"کافی" زیادتی اور مرد کے جبر وستم کا شکار ہوتی ہے۔ہری بلبھ گماشتہ "کافی" کو سوشیل ٹھاکر کی ہوس کو مٹانے کے لئے زبردستی بھیجتا رہتا ہے۔وہ اس کے خلاف مزاحمت کرکے گاؤں کے غریب خانہ جانے کا فیصلہ کرتی ہے لیکن وہاں اس سے زیادہ بھوکے اس کا اننتظار کررہے ہوتے ہیں۔ان ہوس پرستوں سے نجات پابے کے لئے "کافی" وہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ کرتی ہے۔رات کی تاریکی میں اسے ننگے لوگ نظر آتے ہیں وہ زبردستی کافی کی عصمت لٹ لیتے ہیں۔اس صورتحال میں وہ خود اپنی ناپاک جسم سے نفرت کرنے لگ جاتی ہے۔اس افسانے کے بارے میں رفعت مالک اپنے مقالے میں رقم طراز ہیں کہ:

"قدرت اللہ شہاب نے اس افسانے میں صاحبان اقتدار کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔جو جنسی تلذذ کو مٹانے کے لئے عورتوں کی عصمت لوٹتے ہیں۔اور خود کو بھگوان سمجھتے ہیں۔غریب خانہ ننگے اور وحشت صفت بھگونوں کے منہ پر ایسا طمانچہ ہے جس کی صدائے بازگشت دور تک سنائی دیتی ہے''۔[3]

اس افسانے کے ضمنی نسوانی کرداروں میں کافی ماں ہے جس کا ذکر افسانے کے آغاز میں ہوتا ہے۔اس کے بعد"کافی" کے والدین اسے داغِ مفارقت دے جاتے ہیں۔یہ افسانہ "کافی" اور اس جیسے غریب لوگوں کے قحط سے متاثر ہونے کے بعد کی داستان بیان کرتی ہے۔شفیق انجم "غریب خانہ" کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ:

"انھوں نے اپنے افسانوں میں صرف قحط سے پیدا ہونے والی غربت، افلاس اور بھوک کو موضوع ہی نہیں بنایا بلکہ وہ سرکاری کارندوں کی بے حسی اور ناجائز منافع خوروں کے غیر انسانی رویے کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔''[4]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"کٹی ہے رات تو۔۔" بھی نفسانے کے ان افسانوں میں شامل ہے جن کا آغاز عورت کے کردار سے ہوتا ہے۔اس افسانے کا نسوانی کردار"شکیلہ " دیگر کرداروں سے مختلف ہے۔اس افسانے میں پہلی بار ایک عورت ہشیاری سے ایک مرد کو بے وقوف بنالیتی ہیں۔راوی یعنہ کہانی بیان کرنے والاٹرین کے ایک برتھ میں سفر کررہاہوتا ہے۔اچانک ایک عورت اس کے برتھ میں آجاتی ہے اور اس کی جذباتی ہمدردی حاصل کرکے اس دے سکون سے سفر کرنے کے لئے بستر حاصل کرلیتی ہے اور صبح سویرے اپنے شوہر کے ساتھ چلی جاتی ہے۔شکیلہ کے مکالموں سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ مرد کو اپنی گفتفو کے سحر میں مبتلا کرسکتی ہیں۔افسانے کا آغاز اس کے اس جملے سے ہوتا ہے:

"اوہو آپ کو اعتراض ہے؟معاف۔۔۔"وہ میری طرف دیکھ کر بولی۔اور پھر

کمپارٹمنٹ کادروازہ اندر سے بند کرکے یک لخت چپ ہوگئی۔"5

شکیل ایک حسین عورت ہے اس کے حسن کو راوی نے ان الفاظ میں بیان کیاہے:

"وہ چھت پر جگمگاتے ہوئے قمقمے سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔اس کی سرمگیں آنکھوں کے

دامن پر اسرار چشمے سے ابل رہے تھے۔برتھ پر بیٹھی ہوئی وہ کسی مصور کا رنگین شاہکار نظر

آتی تھی جو قوس قزح کی لڑیوں کو ملاکے بنایا گیا ہو یا شاید وہ کہکشاں کی ایک آوارہ ٹکڑا تھی۔

میرا تخیل چوری چوری شاعری کررہاتھا۔''6

شکیلہ خود کو معصوم سمجھنے کے لئے اور اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اپنے خاوند جو پیشے کے لحاظ سے سیشن جج تھا،کو ظالم ثابت کیا مگر وہی شکیلہ سٹیشن پہنچنے پر اپنے خاوند سے بخوشی چلی جاتی ہے۔اس افسانے کا مرکزی نسوانی کردار دوغلے پن کا شکار ہے۔افسانہ نگارنے ایک چالاک اور مکار و عیار عورت کی تصویر اس افسانے میں کھینچی ہے۔

افسانہ "سب کا مالک" کا موضوع خدا کی دنیا میں انسانوں کی خدائی کی عکاسی کرتا ہے۔اس میں طبقاتی کشمکش کو اجاگر کیا گیاہے۔اس افسانے میں درجہ ذیل نسوانی کردار ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

رضیہ "، "ریتا کی ماں " ،"ریتا" رضیہ اور ریتا دونوں نسوانی کردار مجبور کردار ہیں۔ رضیہ ایل معمولی مچھیرے کی بیٹی ہے جبکہ ریتا ایک چھوکری کا کردار ہے۔

"ریتا اس گاؤں کی چھوکری تھی لیکن اب اس کا گاؤں کلکتے میں ہے۔ جب مالک آتے ہیں ت و

گاؤں والے اسے پچیس روپے دن کے حساب سے چکالاتے ہیں۔ '' [7]

ریتا کی ماں بھی مظلوم کردار ہے۔ اس کا خاوند اسے چھوڑ چکا ہے اور بوجہ مجبوری وہ کپڑے سی کر ریتا کو پالتی رہی۔ رضیہ خوابوں میں زندگی بسر کرنے والی ہے جس کے کنگن بھی زمیندار کے لگان کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ سائیں بابا، والدین اور چوکیدار تک سے طمانچے کھاتی رہتی ہے۔ رضیہ کی ماں بھی گاؤں کے زمینداروں سے اپنی عصمت لُٹنے کے خطرے میں ہے۔ جب قحط کی وجہ سے وہ کلکتہ کارخ کرتی ہے تو وہاں اس کو جسم کے بھوکے نظر آتے ہیں۔ ہر طرف جسم کی قیمت لگانے والے ہوتے ہیں جو اس بھوک کا سامان اپنی ہوس کی بھوک مٹانے سے کرتے ہیں۔

"ایک رکشہ والا اسے پچاس روپے دلوا رہا تھا۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور نے اسے گالی دی ایک

موٹا سیٹھ بے تحاشا اس کے ساتھ ٹکرا گیا۔ ایک خوبصورت نوجوان نے اس کی خوشام د

کی" 8

ریتا، رضیہ اور رضیہ کی ماں تینوں عورتیں اس افسانہ کے وہ نسوانی کردار ہیں جو مردوں کی جنسی ہوس اور درندگی کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اور تینوں اپنے مالک کی تلاش میں ہے جو کہ سب کا مالک ہے۔ افسانہ "ماما" میں دو نسوانی کردار ہیں ۔ ایک ماما جو ایک گھر میں ملازمت کر رہی ہے۔ دوسرا کردار اس گھر کی مالکن "بیگم "کا ہے۔ یہ افسانہ بھی طبقات کے موضوع پر لکھا گیا ہے کی کس طرح ایک امیر گھرانے میں ایک عورت سے کام لیا جاتا ہے اور اسے کس طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھا جات ہے۔ کردار "ماما" اس سب کی عکاسی کرتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

افسانہ "جال" کا نسوانی کردار نرملا ہے۔ نرملا ماہی گیر کی بیٹی ہے۔ جو اپنے باپ کا ٹوٹا جال اپنے بالوں کی قربانی دے کر اس سے سیتی ہے۔ اس کردار میں بھی ایک ایسی مجبور اور بے بس عورت کو دکھایا گیا ہے جو پیٹ کی بھوک مٹانے کے لئے اپنا حسن بکھیر دیتی ہے اور جال بنانے کے لئے بالوں کو کاٹ لیتی ہے۔

"رات کے وقت ڈراؤنے خواب اس کی نیند میں ہڈیوں کے ڈھانچے ہی ڈھانچے بکھیر دیتے۔
دن کے وقت اس کا بوڑھا باپ ٹوٹے ہوئے جال کو کندھے پر ڈال کر ایک زندہ لاش کی طرح
گھومتا نظر آتا۔۔ اور اسی سوچ میں جب نرملا نے اپنی لہراتی ہوئی زلفوں کے تار کاٹ کر بڈھے
ماہی گیر کا جال سنوار دیا تو اس کے دل میں خوشی کی لہریں ناچنے لگیں۔'' [9]

"نرملا" چارو کے خواب بھی دیکھتی ہیں لیکن اس کے پیٹ میں بھوک کی وہ گرمی ہے جو ایسے خواب کو راکھ میں تبدیل کرتے ہوئے دیر نہیں لگاتی۔

افسانہ "ڈاگی" کا مرکزی نسوانی کردار فریدہ ہے۔ اس افسانے میں فریدہ کی جنسی اور نفسیاتی کیفیت کو بیان کرنے کے لئے ڈاگی یعنی کتے کے کردار کو پیش کیا ہے۔ فریدہ گھر کے کام کاج کرنے اور خالہ، ماں اور آپا کی پابندیوں کی وجہ سے کچھ اور نہیں کر سکتی تو اپنی جنسی تسکین کے لئے ڈاگی کا سہارا لے لیتی ہے۔ اس کی شادی کلیم اللہ جان سے ہو جاتی ہے لیکن اس سے بھی اس کے جنسی جذبات مکمل نہیں ہو پاتے۔ جس کی وجہ سے وہ ڈاگی کو مرکز تسکین بنا لیتی ہے۔

افسانہ "تین تارے" میں رانو، نصرت اور جوزفین تین نسوانی کردار ہیں۔ افسانے کے آغاز میں رانو کو افسانہ نگار متعارف کراتا ہے۔ پھر اس کے بعد باقی دو کرداروں کو بھی۔

"رانو کا پورا نام رانیکا تھا۔ جوز کا جوزفین، نصرت کا نصرت اگرچہ اس کا نام تو شکست
ہونا چاہیے تھا۔'' [10]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"تین تارے" ان تین نسوانی کرداروں اور راوی کے ساتھ محبت کی کہانیوں پر مبنی ہے۔راوی ان تینوں کے ساتھ عشق لڑاتا ہے۔افسانہ "پہلی تنخواہ" رومیش کی پہلی تنخواہ کی کہانی ہے۔اس میں نسوانی کردار رومیش کی بہن "شانتا" ہے۔اور چمپا شانتا کی سہیلی ہے۔بہن رومیش کو فرمائشی خط بھیجتی ہے۔اس افسانے میں رومیش کی تنخواہ ہی کو موضوع بنا گیا ہے۔

افسانہ "صنم پلکیت" کے نسوانیکردار کا نام بھی صنم پلکیت ہی ہے۔"صنم پلکیت" حسن کا نمونہ ہے۔اس افسانے میں دوسرا نسوانی کردار "گلزانگ ڈولما" ہے۔یہ مافوق الفطرت عناصر پر مبنی ایک کہانی ہے۔صنم پلکیت خواب دیکھتی ہے جس کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے وہ "گلزانگ ڈولما" کے پاس چلی جاتی ہے۔صنم پلکیت کی خوبصورتی کو افسانہ نگار نے یوں بیان کیا ہے:

"صنم پلکیت کے پتلے پتلے ہونٹوں پر ایک دھیما سا نغمہ ناچ رہا تھا۔اس کی ہلکی ہلکی تان سوئی ہوئی ندی کے پرسکوں گیت کی طرح ہوا میں منتشر ہو کر گم ہو جاتی تھی۔" [11]

اافسانوی مجموعہ "نفسانے" میں شامل افسانوں میں اکثر افسانے عورت کے فعال کرداروں پر مشتمل ہیں۔اس مجموعے کے افسانوں میں بھی عورت مرد کی چیرہ دستیوں کا شکار نظر آتی ہیں۔قدرت اللہ شہاب کے ہاں جنسی موضوع بھی بنیادی یا مرکزی موضوع کے طور پر سامنے آتا ہے لیکن ان کے افسانوں میں سعادت حسن منٹو کی طرح طوائف یا مجبور عورت کے کردار بہت کم ہیں۔انہوں نے گھریلو زندگی یا دیہاتی عورت یا پھر کسی دفتر میں کام کرنے والی عورت کے ساتھ مرد کی ہونے والی زیادتیوں کو مرکز موضوع بنایا ہے۔قدرت اللہ شہاب کا مرکزی کردار عورت اور عورت کے ساتھ مرد کا وہ رویہ ہے جس کی وجہ سے عورت کا معاشرے میں مقام متاثر ہو رہا ہے اور اس کی زندگی اجیرن بنتی جا رہی۔

حوالہ جات

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

186۔رفعت مالک،قدرت اللہ شہاب-سوانح وادبی خدمات،مقالہ برائے پی ایچ ڈی،شعبہ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، سیشن ء۔ص:

۔قدرت اللہ شہاب،نفسانے،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور، سن2008 ء،صفحہ211

3۔رفعت مالک،قدرت اللہ شہاب-سوانح وادبی خدمات،مقالہ برائے پی ایچ ڈی،شعبہ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، سیشن ء۔ص: 88

۔207،ص:42008۔شفیق انجم،ڈاکٹر،اردوافسانہ بیسویں صدی کی ادبی تحریکوں اور رجحانات کے تناظر میں ،یورپ اکادمی،اسلام آباد،

5۔قدرت اللہ شہاب،نفسانے،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور، سن2008 ء،صفحہ37

6۔ ایضا: صفحہ38

7۔ ایضا: صفحہ47

8۔ایضا: صفحہ48

9۔ ایضا: 61

10۔ ایضا: صفحہ: 114

11۔ ایضا: صفحہ: 127